بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

مفتی محمد امین

تحریک تبلیغ الاسلام

فون 2602292

اپیل

جو علماء و خطیب حضرات میرے ساتھ تعلق اور محبت رکھتے ہیں ان کی خدمت میں اپیل ہے کہ وہ اس مضمون کو ماہِ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات اور دیگر محافل میں بیان کریں تاکہ عشق و محبت والوں کا عشق دوبالا ہو۔

باللہ التوفیق

ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

و ما ارسلنك الا رحمة اللعالمين

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں　　　　دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ سید العالمین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد! مورخہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ رات کو شبِ برأت کے موقع پر میرے لختِ جگر قاری محمد مسعود احمد حسان سلمہ الرحمان درود شریف والی جامع مسجد میں بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے دورانِ خطاب مندرجہ بالا شعر مبارک پڑھا ہے

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

یہ شعر سن کر دل مچلنے لگا کہ کاش میری آواز کھل جائے اور میں اس مبارک شعر کو دلائل سے مزین کروں۔ لیکن مجبور تھا کیونکہ بائی پاس یعنی دل کا آپریشن کروایا ہوا ہے جس کی وجہ سے آواز بند ہے آخر کار مایوسی کی حالت میں یہ طے کیا کہ قلم کا سہارا لیا جائے کیونکہ القلم احد اللسانین یعنی قلم بھی ایک زبان ہے جس کے ذریعے مافی الضمیر کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق

لا ریب ہمیں اس حبیب یکتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک خالی نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں دونوں جہاں کی نعمتیں ان کے دست کرم میں ہیں۔ چند احادیثِ مبارکہ سنئے اور ایمان مضبوط کیجئے۔

﴿حدیث پاک-۱﴾

چھوٹی سی بکری کے دودھ سے گاگریں بھر گئیں

سیّدنا حرام بن حراش اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ جب ہجرت کے دن سیّد دو عالم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیّدنا صدیق اکبر اور عامر بن فہیرہ اور عبداللہ لیثی کی معیت میں مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے آگے ایک خیمہ ام معبد کا آیا اور دیکھا کہ ام معبد خیمہ میں بیٹھی ہیں پوچھا مائی صاحبہ کیا آپ کے پاس گوشت یا کھجوریں ہیں تا کہ ہم خرید لیں ام معبد نے عرض کیا ہمارے ہاں کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے تو اچانک رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر پڑی کہ ایک چھوٹی سی کمزور سی بکری بیٹھی ہے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا مائی صاحبہ کیا یہ بکری دودھ دیتی ہے اس نے عرض کیا نہیں۔ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مائی صاحبہ کیا اجازت ہے ہم اس کا دودھ دوھ لیں وہ بولی میرے ماں باپ قربان اگر یہ دودھ دے تو دوھ لیں یہ سن کر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف پڑھ کر اس بکری کے پستانوں پر دست مبارک پھیرا تو اسے دودھ اُتر آیا فرمایا ایک بڑا سا برتن لاؤ جس سے پورا قبیلہ سیر ہو کر دودھ پی لے دودھ دوہا تو وہ گاگر کناروں تک بھر گئی اس دودھ میں سے ام معبد کو پلایا پھر ساتھیوں کو پلایا پھر خود نوش فرمایا پھر دوبارہ دودھ دوہا اور وہ برتن (گاگر) بھر گئی پھر سرکار حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے۔ (شرح السنۃ، مشکوٰۃ شریف)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

کیوں نہ ہوں جبکہ خود رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اعطیت خزائن الارض (صحیح بخاری)

اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا بھر کے خزانے عطا کر دیئے ہیں۔

نوٹ...... حضرت ملا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شواہد النبوۃ میں فرمایا کہ اس بکری میں ایسی برکت ہوئی کہ وہ خلافتِ فاروقی تک دودھ دیتی رہی۔ (و الحمد للہ ربّ العالمین)

دو کا کھانا کافی مردوں کو کفایت کر گیا

جب سیّد العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جلوہ افروز ہوئے اور پھر کرتے کرتے سیّدنا ابوایوب انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف فرما ہوئے انہوں نے صرف (حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیلئے کھانا پکایا اور حاضر کیا تو اس رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب کو فرمایا انصار کے سرکردہ تیس آدمی بلالاؤ وہ آئے اور کھانا کھایا پھر فرمایا ساٹھ آدمیوں کو بلاؤ وہ بھی کھا کر چلے گئے اور پھر فرمایا اب نوے آدمیوں کو بلاؤ نوے آدمی آئے اور کھانا کھا کر چلے گئے ایک سو اسّی آدمی کھانا کھا کر گئے لیکن کھانا اتنے کا اتنا ہی تھا۔ (بہجۃ المحافل)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

﴾حدیث پاک-۳﴿

ان گنت لوگوں کے قرضے ادا کردیئے لیکن ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی

سیّدنا جابر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد جنگ میں شہید ہوگئے اوران کے سر پر بہت سارے لوگوں کا قرضہ تھا۔ نیز ان کا ایک کھجوروں کا باغ تھا جب کھجوریں پک گئیں اور اُتار لی گئیں تو حضرت جابر نے دیکھا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہیں میرا شوق تھا کہ بیشک ساری کھجوریں قرضہ میں چلی جائیں خواہ میرے لئے ایک کھجور بھی نہ بچے میں محنت مزدوری کرکے ہمشیرگان کا پیٹ پال لوں گا لیکن قرضہ بہت زیادہ تھا میں بڑا غمگین ہوا پریشانی میں کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کروں قرضہ والوں سے بات کی کہ ساری کھجوریں لے لو اور قرضہ معاف کردو مگر وہ نہ مانے۔ اسی پریشانی کے عالم میں مَیں اس ذات والا صفات کی خدمت میں حاضر ہوگیا جس کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے عرض کرنے پر فرمایا اے جابر! تو جا کر اپنی کھجوروں کی تین ڈھیریاں بنادے اعلیٰ الگ، درمیانی الگ، ردّی الگ، پھر مجھے بتانا اور پھر جب میں تین ڈھیریاں بنا کر حاضر ہوا تو سرکار رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ساتھ ہولئے اور جا کر جو اعلیٰ قسم کی کھجوروں کی ڈھیری تھی اس پر جلوہ فرما ہوگئے اور فرمایا اے جابر! جن جن کا قرضہ ہے سب کو بلالاؤ وہ سب آگئے تو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا اپنا قرضہ لیتے جاؤ سب نے اپنا پورا پورا قرضہ وصول کرلیا تو سیّدنا جابر صحابی فرماتے ہیں:

فسلم اللّٰہ البیا در کلھا وحتی انظر الی البیدر الذی کان علیہ النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کانھالم تنقص تمرۃ واحدۃ (صحیح بخاری ۲، مشکوٰۃ شریف)

یعنی اللہ تعالیٰ نے سارے ڈھیروں کو سلامت رکھا حتی کہ میں دیکھنے لگ گیا کہ
جس ڈھیر پر رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ گر تھے اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اللھم صل وسلم وبارک علی الحبیب الذی بعثتہ
رحمۃ اللعالمین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

﴿حدیث پاک-٤﴾

پانی کے چشمے کا نام بدلنے سے چشمہ کی حقیقت ہی بدل گئی

حبیبِ خدا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب غزوہ قرد کیلئے لشکر لے کر تشریف لے جارہے تھے راستہ میں ایک چشمہ آیا جس کا پانی نہایت کڑوا تھا وہاں کے لوگوں سے پوچھا کہ اس چشمہ کا نام کیا ہے عرض کیا گیا اس کا نام بیسان ہے یہ سن کر اللہ تعالٰی کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کا نام نعمان ہے تو صرف نام بدلنے سے اس چشمہ کی حقیقت ہی بدل گئی کہ وہ چشمہ ہمیشہ کیلئے میٹھا ہوگیا۔ (شفاء شریف، حجۃ اللہ علی العالمین)

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

﴿حدیث پاک-٥﴾

کونین ادھر ہوجاتی ہے جس طرف اشارے ہوتے ہیں

سیّدنا بلال صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فجر کی اذان کہی اور چونکہ سردی بہت زیادہ تھی نمازی مسجد میں نہ آسکے۔ سرکار رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لائے اور دیکھ کر حضرت بلال سے پوچھا نمازی کیوں نہیں آئے؟ حضرت بلال نے عرض کیا حضور سردی بہت زیادہ ہے اس لئے نمازی نہیں آسکے۔ یہ سن کر سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ دعا نکلی: **اذھب اللھم عنھم البرد** یااللہ! نمازیوں سے سردی دور کردے۔ سیّدنا بلال فرماتے ہیں: **و لقد رایتھم یتروحون فی السبحۃ** میں کیا دیکھتا ہوں کہ نمازی مسجد میں آرہے ہیں اور پنکھے کررہے ہیں۔ (دلائل النبوۃ، حجۃ اللہ علی العالمین، الخصائص الکبریٰ)

محبوبِ خدا کی رحمت کے ہر سمت نظارے ہوتے ہیں

کونین ادھر ہوجاتی ہے جس طرف اشارے ہوتے ہیں

مانگی تھی ایک چیز مل گئیں دو

سردی کا موسم تھا سخت سردی پڑ رہی تھی۔ حیدر کرار باب مدینہ علم شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! سردی بہت زیادہ لگ رہی ہے۔ یہ سن کر اس رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان پاک سے یہ دعا نکلی: اللھم اکفہ الحر و البرد یا اللہ! پیارے علی سے سردی اور گرمی دور کردے۔ سردی گرمی ختم ہوگئی۔ سبحان اللہ! مانگی تھی ایک چیز مل گئیں دو چیزیں۔ (مجمع الزوائد، الخصائص الکبریٰ، دلائل النبوۃ)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

تھوڑا سا کھانا ستّر اَسّی کھا گئے پھر بھی بچ گیا

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے سوتیلے والد حضرت ابوطلحہ گھر آئے اور میری والدہ اُم سلیم سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں محسوس کر رہا ہوں سرکار کو بھوک لگی ہوئی ہے تو میری والدہ ام سلیم نے کہا کچھ جَو کی روٹیاں ہیں وہ روٹیاں نکالیں اور دوپٹے میں لپیٹ کر میری بغل میں دَبا کر باقی حصہ دوپٹے کا میری گردن کے گرد لپیٹ دیا (تاکہ روٹیاں راستے میں گر نہ جائیں کیونکہ میں بچہ تھا) اور مجھے فرمایا مسجد میں لے جاؤ اور سرکار نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرو میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ کافی صحابہ کرام بھی موجود ہیں میں نے سلام کیا مجھے دیکھ کر فرمایا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے عرض کیا جی ہاں حضور نے پھر فرمایا تجھے کھانا دیکر بھیجا ہے میں نے عرض کیا جی حضور تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا چلو ابوطلحہ کے گھر چلیں یہ سن کر میں جلدی جلدی گھر آیا اور حضرت ابوطلحہ سے ماجرا عرض کر دیا وہ گھبرا گئے اور جلدی سے میری والدہ کے ہاں آکر کہا کیا بنے گا میری والدہ نے بڑے اطمینان سے کہا اللہ ورسولہ اعلم یعنی ہمیں کیا فکر جو لا رہے ہیں انتظام بھی وہی کریں گے۔ یہ سن کر ابوطلحہ خوش ہو گئے اور آنے والوں کا استقبال کیا اور جب حبیبِ خدا سیّد انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں قدم مبارک رکھا تو فرمایا اے ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لاؤ تو میری والدہ ماجدہ نے وہی جو کی روٹیاں حاضر کیں سرکار نے فرمایا ان کو بھور دو پھر اس میں گھی والا ڈبہ نچوڑا اور وہ مالیدہ بن گیا پھر اس پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ پڑھا اور فرمایا اے ابوطلحہ دس آدمیوں کو بلاؤ وہ آکر کھائیں وہ کھا چکے تو فرمایا دس اور کو بلاؤ، یوں کرتے کرتے ستر اسّی مردوں نے کھانا سیر ہو کر کھایا اور میں (جھک کر دیکھتا تھا کہ کھانا کدھر سے آتا ہے) بعد میں خود شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور گھر والوں نے کھایا اور کھانا تبرک چھوڑ کر چلے گئے۔ (دارمی، صحیح مسلم، صحیح بخاری، ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

﴿حدیث پاک-۸﴾

جب سارے جہانوں کی رحمت ہمارے پاس ہے تو اونٹ کیوں ذبح کریں

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ تبوک کی جنگ بڑی ہی کٹھن تھی حتیٰ کہ راستہ میں توشہ دان خالی ہوگئے بھوک کی شدت تھی صحابہ کرام نے آپس میں مشورہ کیا کہ اجازت لے کر اونٹ ذبح کرکے کھالیں اجازت ہوگئی تو وہ چھریاں نکال کر تیز کرنے لگے اتنے میں حضرت عمر کی نظر پڑی وہ دوڑے اور پوچھا کیا کررہے ہو؟ ساتھیوں نے کہا کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے تو کیا کریں اونٹ ذبح کرکے پکاکر کھالیتے ہیں فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ پھر فاروق اعظم دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ حکم فرمائیں کہ جو کچھ کسی کے پاس ہے وہ لائے اور حضور آپ دعا فرمادیں بس اونٹ ذبح کرنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ سن کر فرمایا چلو یوں ہی سہی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کرادیا جو کسی کے پاس کھانے پینے کی چیز ہے لاؤ تو دیکھا کہ کوئی مٹھی بھر کھجوریں لا رہا ہے کوئی روٹی کا ٹکڑا پکڑے آرہا ہے پھر جو کچھ دسترخوان پر جمع ہوا رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی پھر حکم دیا کہ پہلے اپنے اپنے توشہ دان بھرلو سب نے توشہ دان بھر لئے پھر فرمایا اب کھاؤ پورے لشکر نے سیر ہوکر کھالیا تو کھانا پھر بھی بچ گیا۔ (ترمذی شریف، مستدرک شریف، مشکوٰۃ شریف)

نیز اسی حدیث پاک کو حاکم اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

ایک پیالہ پانی کا پندرہ سو نے پیا اونٹوں نے پیا توشہ دان بھر لئے تو پانی اتنے کا اتنا ھی تھا

جب رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لشکر لے کر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور حدیبیہ کے مقام پر پڑاؤ کیا کنویں میں تھوڑا سا پانی تھا وہ ختم ہوگیا سیّدنا جابر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پانی کا صرف ایک پیالہ تھا سرکار نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا تو لشکر والے سرکار کی طرف متوجہ ہوکر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! پانی صرف اتنا ہی ہے ہم کہاں سے وضو کریں اور کہاں سے پئیں۔ یہ سن کر نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس پیالے میں رکھ دیا تو پانی نے جوش مارنا شروع کردیا اور اُنگلیوں مبارکہ کے درمیان سے یوں پانی نکلنا شروع ہوا جیسے چشمے بہہ رہے ہیں حتیٰ کہ سب نے پانی پیا، وضو کیا، اونٹوں نے پانی پیا' پانی ختم ہوتا ہی نہیں تھا۔ یہ سن کر کسی نے حضرت جابر سے سوال کیا کہ تم لشکر والے کتنے تھے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا مگر تھے ہم صرف پندرہ سو۔ (بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

نوٹ...... کچھ وہ لوگ **فی قلوبھم من مرض** جن کے دلوں میں بغض ونفاق کی بیماری ہے وہ اہلسنّت پر الزام لگاتے ہیں کہ تم نبی کی شان میں مبالغہ کرتے ہو تو ایسے لوگ بتائیں کہ سیّدنا جابر صحابی کا یہ فرمان کہ اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا مگر تھے ہم پندرہ سوُ کیا یہ مبالغہ میں آئے گا یا نہیں' وضاحت کریں یا توبہ کرکے نیازمند بن کر جنت حاصل کریں۔